ڈاکٹر محمد یوسف خشک

# یورپ میں اردو کا بطور زبان قدیم بین الاقوامی حلقہ

In the modern era, Urdu is recognized as world's comprehensive language. To reach its standardized destination Urdu has traveled through centuries. In Europe after the initial efforts of John Joshua kettler, when, how and who brought Urdu inside the circle of developed and influencing languages of that region, in what way this effort became useful for Urdu language and literature? This article carries the related material.

---

یورپ میں جان جوشوا کیٹلر (۱) کی ابتدائی کوششوں کے بعد اردو کو ترقی یافتہ زبانوں کے بین الاقوامی حلقے میں باقاعدہ متعارف کروانے والی پہلی جرمن شخصیت Benjamin Schultze ہیں جو ۱۶۸۹ء میں پیدا ہوئے۔ برلن میں اسکول کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد، ۴ ستمبر ۱۷۱۱ء میں انہوں نے ہلے Halle یونیورسٹی میں بطور Theology کے طالبعلم داخلہ لیا لیکن اس کے ساتھ انہوں نے زبانوں اور فلسفے کے مضامین میں بھی تعلیم حاصل کی، اس سلسلے میں انہوں نے ۱۷۱۶ء میں فرینکفرت یونیورسٹی سے بھی Theology اور لسانیات کے مضامین میں تعلیم حاصل کی (۲)۔ جنوری ۱۷۱۹ء میں ہندوستان کے شہر مدراس تشریف لائے، انہوں نے اردو (ہندوستانی) کے ساتھ تامل، تلگو اور سنسکرت سیکھی۔ ۱۷۴۳ء میں واپس جرمنی کا رخ کیا جہاں انہوں نے Halle شہر میں بطور Director Orphan House ۱۷ برس تک خدمات سرانجام دیں اور ۷۱ سال کی عمر میں ۱۷۶۰ء میں انتقال کر گئے۔

Benjamin Schultze نے اپنے اس قیام کے دوران اردو سے وابستہ تین اہم کارنامے سرانجام دیئے، جن میں سے پہلا Novum Testamentum Hindostanicum عہد نامہ جدید (انجیل) کا اردو ترجمہ، دوسرا Psalterium Hindostanicum عہد نامہ عتیق (توریت) کا لاطینی سے اردو میں ترجمہ اور تیسرا لاطینی زبان میں اردو کی گرامر Grammatica Hindostanica تیار کرنا شامل ہیں۔

Scanned by CamScanner

اردو زبان و ادب کی تاریخ میں اس جرمن اسکالر کی یہ کوششیں دو زاویوں سے ناقابل فراموش ہیں۔ایک تو انہوں نے مذہبی کتب کو اردو زبان میں ترجمہ کرکے اس زبان کے علمی خزانے میں اضافہ کیا، دوم ۲۶۶ سال پہلے ۳۰ جون ۱۷۴۱ء میں اردو کی عمدہ گرامر بعنوان: Grammatica Hindostanica تیار کی، جس کی وجہ سے نہ صرف بین الاقوامی طور پر اردو سمجھنے اور بولنے والوں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہونا شروع ہوا بلکہ لاطینی زبان کو سمجھنے اور بولنے والی تمام اقوام جن کا ہندوستان میں آنا جانا تھا ان کے اردو سیکھنے اور بولنے کی وجہ سے اردو کے الفاظی ذخیرہ میں خوب اضافہ اور وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ، اس کے ادبی خزانے میں وسعت پیدا ہوئی۔

گرامر کی کتاب کو مصنف نے دیباچے کے بعد چھ ابواب میں تقسیم کیا ہے، پہلے باب میں حروف تہجی کے بیان کے بعد ابتدائی مشقیں اور روزمرہ کی بول چال کے جملے دوسرے باب میں خاص خاص الفاظ کا ذخیرہ، اسم، صفت، موصوف اور ان کا استعمال، چند ہدایات اور سو تک گنتی شامل ہے۔تیسرے باب میں ضمائر کی مفصل وضاحت کے بعد ان کے استعمال کے طریقے کو پیش کیا ہے، چوتھے باب میں فعل اور اس کے ساتھ، فاعل، مفعول صیغے اور مجہول و معروف کو سمجھایا گیا ہے، پانچویں حصے میں حروف اضافی، حروف عطف (Conjuction) حروف فجائیہ (Interjection) کو مثالوں کے ساتھ سمجھایا گیا ہے، چھٹا حصہ علم نحو Syntax سے وابستہ ہے، اور آخر میں گرامر کے اصولوں کو پیش نظر چند دعائیں اور اخلاقی جملے شامل ہیں۔

ڈاکٹر ابواللیث صدیقی نے اس گرامر کے انگریزی ترجمے کی نقل حاصل کی تھی اور اس کی روشنی میں حاشیہ تحریر کیا تھا(۳) اردو زبان و ادب کے محققین کو یہ جان کر یقیناً خوشی ہوگی کہ Benjamin Schultze کا یہ قلمی نسخہ (بنیادی ماخذ) بمعہ عہد نامہ عتیق (توریت) آج بھی برلن کے کتب خانے Staatsbibliothek میں محفوظ ہے، جس کے صفحے نمبر ۲۰۹ سے لے کر ۳۰۸ تک مکمل گرامر موجود ہے۔اس قلمی نسخے کی لفظی تصویر ملاحظہ ہو:

داخلہ نمبر 161، تصنیف:Benjamin Schultze، سائز:۱۸.۵x۲۴.۵cm، صفحات ۳۰۸:، خط: نستعلیق اور لاطینی، سن:۳۱ اکتوبر ۱۷۴۱ء مدراس، کیفیت: جامنی جلد بہتر صورتحال میں قابل استعمال، تحریر کالی اور جامنی روشنائی میں ہے۔

Benjamin Schultze کی یہ کتاب پہلی بار ۱۷۴۴ء Halle سے شایع ہوئی (۴)، اور اسی شہر سے ۱۹۸۶ء میں پروفیسر ڈاکٹر ہنس۔یوخیم بوئمے (۵)، rof. Dr. Hans-Joachim Böhme کے پیش لفظ کے ساتھ دوبارہ شایع کی گئی۔ اس کے علاوہ Benjamin

Schultze کے مندرجہ ذیل تراجم کو مختلف اوقات میں Halle سے شایع کیا گیا۔
* ترجمہ کتاب دانیال ۱۷۴۸ء طبع ہال * ترجمہ کتاب لوقا ۱۷۴۹ء
* کتاب مقدس کے مندرجہ ذیل حصوں کے اردو تراجم بھی Halle سے شایع ہوئے۔
* رسولوں کے اعمال ۱۷۴۹ء * یعقوب کا خط ۱۷۵۰ء * مرقس کی انجیل ۱۷۵۸ء * یوحنا کی انجیل معہ مکاشفہ ۱۷۵۸ء * مکاشفہ یوحنا ۱۸۵۷ء * نیا عہد نامہ ۱۷۵۸ء * کتاب پیدایش کے پہلے چار باب ۴۶۔۱۹۴۵ء۔

Benjamin Schultze کو لسانیات سے خاص دلچسپی تھی انہوں نے خود نہ صرف مختلف زبانیں سیکھیں بلکہ ان کو، سکھانے اور ان کو بولنے والوں کا دائرہ وسیع کرنے کے لیے عملی کام کرنے کے ساتھ ساتھ اس سلسلے میں دیگر کام کرنے والوں کی خوب ہمت افزائی اور رہنمائی فرمائی۔اس کا واضح ثبوت لیپسگ جرمنی سے Johann Friedrich Fritz کی کتاب بعنوان:

*Orientalisch- und Occidentalischer Sprachmeister, welcher nicht allein hundert Alphabete nebst ihrer Aussprache, So bey denen* **meisten Europäisch- Asiatisch- Africanisch-und Americanischen Völckern und Nationen gebräuchlich sind, Auch einigen** Tabulis **polyglottis** ***verschiedener Sprachen und Zahlen vor Augen leget,*** **Sondern auch das Gebet des Herrn, in 200 Sprachen und Mund-Arten mit dererselben Characteren und Lesung,** *nach einer* **Geographischen Ordnung mittheilet.** *Aus glaubwürdigen* **Auctoribus zusammen getragen,** *und mit darzu nöthigen Kupfern* **versehen --- Leipzig, Zu** *finden bey Christian Friedrich* **Gessnern.1748.**.

ہے جو ۱۷۴۸ء میں شائع ہوتی ہے، اس کتاب کا دیباچہ نہ صرف Benjamin Schultze کا تحریر شدہ ہے بلکہ مصنف نے اُس کی تیار کردہ گرامر کو بطور ماخذ بھی استعمال کیا ہے جس کا اظہار انہوں نے حوالہ جات میں کیا ہے۔اردو زبان وادب کے قارئین اور محققین لسانیات کے لیے یہ کتاب دلچسپی کا سبب بن سکتی ہے، اس سوچ کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کتاب کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے۔فرٹز کی یہ کتاب دنیا کی دوسو زبانوں کے الفابیٹ پر مشتمل ہے، جس میں یورپ، ایشیا، افریقہ اور امریکہ کی زبانیں شامل ہیں۔ جان فریڈرش فرٹز کی یہ کتاب ان کے پہلے

Scanned by CamScanner

لسانیاتی مطالعے Neu eröffnetes in hundert Sprachen bestehendes A.b.c Buch, Oder Gründliche Anweisung کے سلسلے کی کڑی ہے جو لیپسگ سے ۱۷۴۳ء میں شایع ہوا۔ دو سو مختلف زبانوں کے حروف تہجی پر مشتمل اس کتاب میں مصنف نے بہت ساری زبانوں کا تعارف بھی پیش کیا ہے۔ صفحہ نمبر ۱۲۰ پر انہوں نے Das Hindostanische Ulphabaet کے زیر عنوان عربی فارسی کے تمام حروف جو اردو میں استعمال ہوتے ہیں ان کا ذکر کیا ہے۔ کتاب کے صفحہ نمبر ۲۰۴ پر Hindostanische کے زیر عنوان انہوں نے اس طرح ہندسے پیش کیے ہیں۔

| | | |
|---|---|---|
| 1 Jek | 7.sat | 40 Schalis |
| 2 Do | 8 Att | 50 Paschas |
| 3 Tin | 9. Nau | 60 Sat |
| 4 Schahar | 10. Das | 70 Sater |
| 5 Patsch | 20 Bis | **80 Asi** |
| 6 Sche | 30 Tis | **90 Nauvad** |

اسی کتاب کے صفحے نمبر ۲۱۲ پر ایک ٹیبل میں مختلف ۱۲ زبانوں کے ۴۹ الفاظ (مثلاً، ہاتھ تو بارہ زبانوں میں کیا کہا جاتا ہے، اس کو پیش کیا گیا ہے۔ تمام زبانوں کے الفاظ رومن میں تحریر کیے گئے ہیں) ہر ایک زبان کے خانے میں پیش کیے گئے ہیں۔ اس ٹیبل میں اردو کو ہندوستانی کے نام سے آٹھویں نمبر پر پیش کیا گیا ہے۔ اردو کے جو ۴۹ الفاظ رومن لکھائی میں اس ٹیبل میں پیش کیے گئے ہیں وہ یہ ہیں:

Sir, had ,pang, ack, kan, angli, nack, schibu, bal, dath, asman, suritsh, sand, tare, badel, kura ,bakkara, hut, hatti, cutta, gedda, baga, billi , gar, harrana, sasta, saar, pani, darria, schar, **mei**, tume, uno, hamme, tumme, huno, ek, do, tin, **schar, patch, sche**, sat, atth, nau, das, bis, tis, schalis.6

کتاب کے دوسرے حصے *ORATIONIS DOMINICAE VERSIONES* ***PLURIUM LINGUARUM EUROPAEARUM, ASIATICARUM, AFRICANARUM ET AMERICANARUM*** میں انہوں نے صفحہ ۸۱ پر *HINDOSTANICA* seu *MOURICA* oder *MOGULSCH* کے زیر عنوان مشہور دعا پیش کی ہے، قدیم اردو کے نمونے کے طور پر صفحے کا عکس پیش کیا جاتا ہے۔

Scanned by CamScanner

## VERSIO.
## HINDOSTANICA seu MOURICA oder MOGULSCH. (a)

خاوندكي بندكي ايآج ۞

اسمانپو رهتا سو همانرا باي ∴ تمانرا نانون
پاك كرنا هوني ديو ∴ تمانري پادشاهي آني
ديو ∴ تمانرا دل اسمان پر كرنا هوي
سركا دنيان مي بهي كرنا هوني ديو ∴
ايكي ايك دنكها همانري روزي همناكون آج
ديو ∴ همانري قرضدارانكون هميں معاف
كيي سركا تمين بهي همانري قرضانكون
همناكون معاف كرو ∴ همناكون
ازمانهكي اندر داخل متكرو ∴ هويتو
ضبوني مي سون همنا سرفراز كرو ∴
اوكياكهيتو پادشاهي بهي قدرتبهي مرتبة
بهي تمناكون مدام لنگي هوكو هسي
هوي ۞

LECTIO.

# حوالہ جات


۱۔ جان جوشوا کیٹلر نے ''صرف ونحو ہندوستانی'' کے نام سے اردو زبان کی گرامر ۱۷۱۵ء میں تیار کرلی تھی جس کی اشاعت ۱۷۴۳ء میں ہوئی۔ (اس دیر سے اشاعت کی وجہ سے اردو الفاظ اور رسم الخط کو یورپ میں شایع کرنے والی پہلی شخصیت کا اعزاز جرمن دانشور T.S Bayer حصے میں آتا ہے۔ مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو مقالہ: ''اردو زبان میں جرمن کی دلچسپی۔ ایک قدیم ماخذ'' از ڈاکٹر محمد یوسف خشک FLIS ریسرچ جرنل بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان۔)

2. Kurt Liebau , Benjamin Schultze- Childhood and Youth , Halle and the Beginning of Protestant Christianity in India,Vol -II (Christian Mission in the Indian Context) , Edited by Andreas Gross, Y. Vincent Kumaradoss, Heike Liebau, Franckesche Stiftungen, Halle 2006 P-566

۳۔ جامع القواعد، ڈاکٹر ابواللیث صدیقی، مرکزی اردو بورڈ لاہور ۱۹۷۱ء۔

4. Benjamin Schultze, Martin -Luther- Universität Halle-Wittenberg 1744,1986P-17

(اس سلسلے میں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ کچھ کتب پر سن ۱۷۴۴ اور کچھ پر ۱۷۴۵ء لکھا ہوا ہے۔)

۵۔ پروفیسر ڈاکٹر ہنس۔ یوخیم بوئم ۱۹۸۶ء میں محکمہ ہائر اور ٹیکنیکل ایجوکیشن جرمنی کے وزیر تھے۔

۶ صفحہ نمبر ۲۰۴ اور اس ٹیبل میں موجود گنتی کے ہندسوں کی املا میں جو شاید ٹائپنگ کی غلطیاں ہیں انہیں ماخذات کے مطابق جوں کا توں پیش کیا گیا ہے۔


Scanned by CamScanner